خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

ساتواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہ مضامینِ قرآن

ساتواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴿﴾
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴿﴾ (المائدۃ:۸۷)

آیات ۸۷ تا ۸۸

حلال کو حرام کر لینا بھی جرم ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جس طرح حرام کو حلال کرنا ناجائز ہے اِسی طرح حلال کو حرام کر لینا بھی جرم ہے۔ سابقہ آیات میں عیسائیوں کے قبولِ اسلام کا ذکر تھا۔ عیسائیوں نے رہبانیت کی راہ اختیار کر کے خود پر بہت سی حلال اشیاء کو حرام کر لیا تھا۔ یہاں ایسی ہی گمراہی کی اصلاح کا بیان ہے۔ یہاں ہدایت دی گئی کہ جس شے کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اِس سے استفادہ کرو بشرطیکہ وہ طیب بھی ہو یعنی اُسے جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، جانور ہو تو ذبح کیا گیا ہو اور ذبح کرتے ہوئے اُس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔

آیت ۸۹

قسم کا کفارہ

اِس آیت میں قسم توڑنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو دو وقت کا اُسی معیار کا کھانا کھلانا جیسا کہ انسان اپنے گھر والوں کو کھلاتا ہے یا اُنہیں مکمل لباس فراہم کرنا یا ایک غلام یا کنیز کو آزاد کرنا۔ البتہ جو مالی اعتبار سے یہ کفارہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو اُسے چاہیے کہ تین دن کے روزے رکھے۔

آیات ۹۰ تا ۹۲

شراب اور جوئے کی حرمت کا حتمی حکم

اِن آیات میں شراب پینے، جوا کھیلنے اور شرک کرنے کو شیطان کے گندے ترین کام قرار دیا گیا اور اِن جرائم سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ آگاہ کیا گیا کہ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ شراب کے نشے میں بہک کر یا جوئے میں مسلسل ہار کر انسان دوسروں کے خلاف ایسی حرکات کرتا ہے جس سے باہمی نفرت اور دشمنی جنم لیتی ہے۔ مزید یہ کہ انسان اِن کے ذریعہ اللہ کے ذکر اور بالخصوص نماز پڑھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ جوئے کے ذریعہ حرام کمائی کا حصول انسان کو ذکر کی لذت اور نماز کی چاشنی سے محروم کر دیتا ہے۔ بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے کہ تم شراب اور جوئے سے باز آتے ہو یا نہیں؟

آیت ۹۳

اللہ کی قربت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے

حدیثِ جبرائیلؑ میں اللہ کی قربت کے تین درجے بیان کیے گئے ہیں یعنی اسلام (زبانی اقرار)، ایمان (قلبی یقین) اور احسان (یقین کی ایسی گہرائی گویا انسان اللہ کو دیکھ رہا ہو یا یہ احساس کہ اللہ انسان کو دیکھ رہا ہے)۔ اِس آیت میں رہنمائی دی گئی ہے کہ تقویٰ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا قلبی احساس وہ نعمت ہے جس سے انسان اللہ کی قربت کے مراحل طے کرتا ہوا بلند ترین مرتبہ یعنی مرتبۂ احسان پر فائز ہو کر اللہ کا محبوب بن سکتا ہے۔

آیات ۹۴ تا ۹۶

حالتِ احرام میں شکار کرنے کا عمل

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ حالتِ احرام میں خشکی کا شکار کرنا یا ایسے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے۔ البتہ سمندر کا شکار کرنا اور اِس کا کھانا جائز ہے۔ اگر غلطی سے خشکی کا شکار کر لیا

جائے تو کفارہ یہ ہے کہ شکار کیے ہوئے جانور کا ہم وزن جانور حدودِ حرم میں قربان کیا جائے' یا اِتنے مساکین کو کھانا کھلایا جائے جتنے مساکین شکار کیے ہوئے جانور کے گوشت سے سیر ہو کر کھا سکتے تھے یا اُن مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھے جائیں۔ اگر کسی نے اِن آیات کے نزول کے بعد جان بوجھ کر حالتِ احرام میں شکار کیا تو ایسے شخص کو اللہ کے انتقام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آیت ۹۷

شعائر اللہ کا احترام

اِن آیات میں خانہ کعبہ' حرمت والے مہینوں' حرم کی طرف قربانی کے لیے لے جائے جانے والے جانوروں اور حرم میں قربان کرنے کے لیے وقف کردہ جانوروں کو اللہ کے شعائر قرار دیا گیا۔ گویا اِن سب کو دیکھ کر اللہ کی معرفت کا شعور اور اُس کی راہ میں مال و جان لگانے کا جذبہ حاصل ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان کو اِن شعائر اللہ کے احترام کی تلقین کی گئی۔ وہ دنیا کے جس حصے میں ہوں اِن شعائر اللہ کا ادب کریں کیوں کہ اللہ آسمانوں اور زمین میں ہونے والے ہر عمل سے واقف ہے۔ اِس آیت میں بیت اللہ کو لوگوں کی بقا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اِس حقیقت طرف اشارہ ہے کہ اللہ دنیا کو فنا کرتے وقت سب سے پہلے بیت اللہ کو اٹھا لے گا۔ گویا جب تک بیت اللہ موجود ہے یہ دنیا باقی رہے گی۔ بقول اقبال :

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اُس کے پاسباں ہیں' وہ پاسباں ہمارا

آیت ۹۸

اللہ کی دو شانیں

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے بھی ہے اور بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا بھی۔ اب ہم اپنے طرزِ عمل سے خود کو اللہ کی کسی ایک شان کا مستحق بنا سکتے ہیں۔

اللہ ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ کی شانِ غفاری اور رحیمی کی نعمت حاصل کرسکیں۔

آیت ۹۹

رسول کے ذمہ پہنچانا ہے منوانا نہیں

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ذمہ صاف صاف پہنچا دینا ہے لوگوں سے منوانا نہیں۔اگر داعی کے پیشِ نظر لوگوں سے منوانا بھی ہو تو پھر وہ اُن کی خواہشات کا پاس کرتے ہوئے حق کو چھپاتا ہے' حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کرتا ہے یا دعوت کے اصولوں پر قائم نہیں رہتا۔داعی کو چاہیے کہ وہ کمی بیشی کیے بغیر حق واضح کردے۔اب لوگوں کا حساب لینا اللہ کے حوالے ہے۔وہ جانتا ہے کہ کون حق سامنے آنے کے بعد اُسے قبول کر رہا ہے اور کون حق پر دل ٹھُک جانے کے باوجود اُسے جھٹلا رہا ہے۔

آیت ۱۰۰

حق کا معیار کثرت نہیں

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ ہر دور میں نیکی کی راہ اختیار کرنے والے کم اور برائی کے راستے پر چلنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔البتہ کبھی بھی برائی کی کثرت اُسے نیکی کے برابر نہیں کرسکتی۔حق کا معیار کثرت نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت اور شریعت ہے۔

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۲

غیر ضروری سوالات کی مُمانعت

اِن آیات میں بلا وجہ سوالات کرنے سے منع کردیا گیا۔یہود کی مثال دی گئی کہ وہ بھی اللہ کا حکم آنے پر غیر ضروری سوالات کرتے تھے اور اللہ کی طرف سے جوابات آنے پر مزید پابندیوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہوجاتے تھے۔اب اِن پابندیوں کا پاس نہ کرکے اللہ کے احکامات کے عملی کفر کے مرتکب ہوتے تھے۔

آیات ۱۰۳ تا ۱۰۴

جانوروں کے لیے خودساختہ تقدس

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ مشرکین بعض جانوروں کو خودساختہ تقدس دے کر اُن کے لیے کچھ نام گھڑ لیتے تھے۔ جب اُن سے کہا جاتا کہ خودساختہ تصورات کے بجائے قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی پیروی کرو تو جواب دیتے کہ ہم اپنے آباء واجداد کے طریقوں کی پیروی کریں گے۔ ہر دور میں شرک اور بدعت کے لیے یہ ہی جواز پیش کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بھی بعض جانوروں کی نسبت بزرگوں کی طرف کرکے اُن کا احترام کیا جاتا ہے۔ اُن کو چوما جاتا ہے' اُن پر سواری کرنا اور اُن سے کوئی خدمت لینا حرام سمجھا جاتا ہے۔

آیت ۱۰۵

کسی کی گمراہی ہماری بے عملی کا جواز نہیں بن سکتی

اِس آیت میں رہنمائی دی گئی کہ انسان کسی اور کی گمراہی کو اپنی بے عملی کا جواز نہیں بنا سکتا۔ روزِ قیامت ہر انسان کو ذاتی طور پر عدالتِ خداوندی میں پیش ہونا ہوگا اور اپنے اپنے عمل کا حساب دینا ہوگا۔ کوئی بے عمل شخص یہ نہ کہہ سکے گا کہ اگر دوسرے لوگ باعمل ہو جاتے تو میں بھی نیک بن جاتا۔ البتہ اِس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بے عملی کے حوالے سے دوسروں کی اصلاح نہ کریں۔ دوسروں کی اصلاح کی کوشش ہماری دینی ذمہ داری ہے اور اِس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸

وصیت پر گواہی کیسے دی جائے؟

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ موت سے قبل ایک شخص کو چاہیے کہ وصیت پر دو مسلمان مردوں کو گواہ بنائے۔ استثنائی صورت میں دو غیر مسلموں کو بھی گواہ بنایا جاسکتا ہے۔ دونوں گواہ کسی بھی نماز کے بعد وصیت سے لوگوں کو آگاہ کریں اور اللہ کی قسم کھا کر اپنی صداقت کا ثبوت

پیش کریں۔ اگر بعد ازاں معلوم ہو کہ گواہوں نے وصیت میں تحریف کر کے کسی کا حق مارا ہے تو متاثرہ فریق کے دو افراد اللہ کی قسم کھا کر اصل وصیت لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ یہ وصیت پر گواہی کا مبنی بر عدل طریقہ ہے۔

آیت ۱۰۹

رسولوں کی اللہ کے حضور عاجزی

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ رسولوں سے دریافت فرمائے گا کہ تمہاری دعوت کے جواب میں تمہاری قوموں کا کیا ردِّعمل تھا۔ تمام رسول اللہ کی بارگاہ میں عاجزی سے عرض کریں گے کہ اے اللہ! تیرے علم کے مقابلے میں ہمارا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔ تُو تو لوگوں کے ظاہری طرزِ عمل سے ہی نہیں بلکہ اُن کی باطنی کیفیات سے بھی واقف ہے' اِس لیے کہ تُو تمام رازوں کا جاننے والا ہے۔

آیات ۱۱۰ تا ۱۱۱

حضرت عیسیٰ ؑ پر اللہ کے احسانات کا بیان

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ؑ پر اپنی خصوصی عنایت کا ذکر فرمائے گا جس سے ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰ ؑ معبود نہیں بلکہ اللہ کے انعام یافتہ بندے تھے۔ یہ عنایات حسبِ ذیل ہیں :

i- جب دشمنوں نے عیسیٰ ؑ کو مصلوب کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے حضرت جبرائیل کے ذریعہ اُنہیں آسمان پر اٹھالیا۔

ii- حضرت عیسیٰ ؑ کو ماں کی گود میں بڑے عمر کے انسانوں کی طرح گفتگو کی صلاحیت دی۔ پھر رفع آسمانی کے بعد اُن کو دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا اور وہ جوانی سے ادھیڑ عمر کو پہنچیں گے۔ اب اِس ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرنا گویا معجزہ اور عطیہ ٔ خداوندی شمار ہوگا۔

iii- اللہ نے اُنہیں تورات کے ذریعے احکامات اور انجیل کے ذریعے حکمت سکھائی۔

iv- وہ گارے سے پرندہ بناتے اور اُس میں پھونک مارتے اور وہ اللہ کے حکم سے اڑنا شروع

کر دیتا۔

v- وہ اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست کر دیتے۔

vi- وہ اللہ کے حکم سے مُردہ کو زندہ کر دیتے۔

vii- اللہ تعالیٰ نے حواریوں کو الہام کے ذریعہ حکم دیا کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسول حضرت عیسیٰؑ پر۔ حواری ایمان لے آئے۔

آیت ۱۱۲ تا ۱۱۵

فرمائشی معجزہ کا مطالبہ

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حواریوں نے اطمینانِ قلب کے لیے حضرت عیسیٰؑ سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل فرمائے جس پر کھانے چُنے ہوئے ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ میں یہ دعا پوری کر دوں گا لیکن اگر فرمائشی معجزہ سامنے آنے کے بعد کسی حواری نے کفر کیا تو اُسے ایسا عذاب دوں گا جیسا تمام جہانوں میں سے کسی اور کو نہ دوں گا۔

آیات ۱۱۶ تا ۱۱۸

عیسائیوں کے شرک سے حضرت عیسیٰؑ کا اعلانِ براءت

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا آپ نے لوگوں کو تلقین کی تھی کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے ساتھ معبود بنا لو؟ حضرت عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ اے اللہ! میرے لیے یہ ہرگز جائز نہ تھا کہ میں لوگوں کو شرک کی تلقین کرتا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو تیرے علم میں ہوتا۔ میں جب تک اُن کے درمیان رہا' اُنہیں صرف تیری ہی بندگی کی دعوت دیتا رہا۔ میرے بعد اُن لوگوں نے جو کچھ کیا' اے اللہ! تُو اُس پر گواہ ہے۔ اب اگر تُو اُنہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور تُو جو چاہے اُن کے ساتھ کر سکتا ہے۔ اگر تُو اُن کو بخش دے تو پھر بھی تُو زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

آیات ۱۱۹ تا ۱۲۰

سچائی کا صلہ روزِ قیامت ہی ملے گا

حضرت عیسیٰؑ کی گذارشات کے جواب میں اِن آیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ آج کے دن یعنی روزِ قیامت سچوں کو اُن کے سچ کا فائدہ حاصل ہوگا۔ دنیا میں جھوٹ بول کر انسان وقتی فائدہ حاصل کرلیتا ہے یا کسی نقصان سے بچ جاتا ہے لیکن آخرت میں سچ بولنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ اُس روز کل اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ سچ بولنے والوں سے راضی ہوگا اور اُنہیں ایسے انعامات سے نوازے گا کہ وہ بھی اللہ کی عنایات پر خوش ہوجائیں گے۔

سورۃ الانعام

قرآنِ مجید کی افضل سورتوں میں سے ایک سورۂ مبارکہ

☆ اِس سورۂ مبارکہ کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول ہے :

اَلْاَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْاٰنِ (سنن الدارمی)

''سورۂ انعام قرآن کی افضل سورتوں میں سے ایک سورۃ ہے''۔

☆ یہ سورۂ مبارکہ مکی دور کے آخر میں ایک مکمل خطبہ کی صورت میں ایک ساتھ نازل ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے :

نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ جُمْلَةً بِمَكَّةَ لَيْلاً وَّحَوْلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُوْنَ بِالتَّسْبِيْحِ (معجم الکبیر للطبرانی)

''سورۂ انعام ایک ساتھ اور ایک ہی رات کے دوران مکہ میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے اِسے لے کر نازل ہوئے''۔

☆ اِس سورۂ مبارکہ میں قریش کو آگاہ کردیا گیا کہ تم پر ہمارے نبی ﷺ اتمامِ حجت کر چکے۔ اب تم پر وہ عذاب آکر رہے گا جسے تم مذاق سمجھتے رہے ہو۔

☆ اِس سورۂ مبارکہ کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کررہے تھے کہ

اپنی نبوت کی صداقت کا ثبوت دینے کے لیے ہماری فرمائش کے مطابق معجزہ دکھائیے۔ نبی اکرم ﷺ کی خواہش تھی کہ اللہ معجزہ دکھا دے شاید یہ ایمان لے آئیں۔ اللہ نے دوٹوک انداز میں فرمائشی معجزہ اتارنے سے انکار فرما دیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بتا دیا کہ یہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے بلکہ اُسے جادو قرار دے دیں گے اور عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔ معجزات کے ذریعے لوگوں کو زبردستی مومن بنانا مطلوب نہیں۔ اصل مطلوب یہ ہے کہ قرآن جیسے معجزانہ کلام کو سُن کر ایمان بالغیب لائیں۔ فرمائشی معجزہ کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر قریشِ مکہ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے جس پر آپ ﷺ شدید دل گرفتہ تھے۔ اِن حالات میں آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے یہ سورہ ٔ مبارکہ نازل ہوئی۔

آیات ۱ تا ۳

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق، صفتِ قدرت اور صفتِ علم کا بیان آیا ہے۔ اللہ نے تمام آسمانوں اور زمین کو بنایا اور اندھیرے اور روشنی پیدا فرمائی۔ انسانوں کو گارے سے بنایا اور ہر انسان کے فنا ہونے کا وقت طے کیا۔ اِسی طرح اللہ نے اِس کائنات کے فنا ہونے کا وقت بھی طے کر دیا ہے لیکن لوگ کائنات کے فنا ہونے کے بارے میں شک کر رہے ہیں۔ وہ اللہ آسمان و زمین کی ہر شے سے واقف ہے۔ انسان کیا کر رہا ہے؟ کس بات کو ظاہر کر رہا ہے؟ کس بات کو چھپا رہا ہے؟ سب اللہ کے علم میں ہے۔ یہ تمام صفات صرف اللہ کی ہیں لیکن لوگ پھر بھی دوسری ہستیوں کو اللہ کے ساتھ شریک کر رہے ہیں۔

آیات ۴ تا ۶

مشرکینِ مکہ کے لیے عذاب کی دھمکی

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کو باور کرا دیا گیا کہ تم نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے لہذا اب تم پر وہ عذاب آ کر رہے گا جسے تم مذاق سمجھ رہے تھے۔ اللہ نے ماضی میں تم سے زیادہ طاقتور نسلیں پیدا کیں اور اُن پر رحمتوں کی بارش برسائی لیکن جب اُنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی انتہا کر دی

تو اللہ نے اُنہیں ہلاک کر دیا۔ مشرکینِ مکہ اُن کے انجام سے واقف ہیں لیکن افسوس کہ عبرت حاصل نہیں کر رہے۔

آیات ۷ تا ۱۱

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اگر قرآنِ مجید مشرکینِ مکہ کے سامنے ایک ساتھ کتابی صورت میں بھی نازل کر دیا جائے تو بھی وہ اِس عمل کو جادو قرار دے کر ایمان نہیں لائیں گے۔ اُن کا مطالبہ ہے کہ اللہ کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دے۔ اگر فرشتے کو بھی رسول بنایا جاتا تو انسانی صورت میں بھیجا جاتا تا کہ وہ انسانوں کے لیے ایک عملی نمونہ بن سکے۔ نبی ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ پھر مذاق اڑانے والوں کو اُسی عذاب نے گھیر لیا جس کو وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔ اِن مشرکین کو دعوت دیجئے کہ ذرا زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لیں کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

آیات ۱۲ تا ۱۴

اللہ کی قدرتوں کا بیان

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ آسمان وزمین میں جملہ مخلوقات اللہ کے قابو میں ہیں۔ جو لوگ ظلم کر رہے ہیں اُنہیں اللہ روزِ قیامت عبرتناک سزا دے گا۔ یہ سزا مظلومین کا کلیجہ ٹھنڈا کرے گی اور اُن کے حق میں رحمت ثابت ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ اللہ ہی کائنات کی ہر شے کا خالق اور رازق ہے لہٰذا میں اُسی کا فرمابردار ہوں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے پر تیار نہیں ہوں۔

آیات ۱۵ تا ۱۸

نبی اکرم ﷺ کی عاجزی کا بیان

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم

دیا گیا ہے کہ وہ صاف صاف بتادیں کہ اگر میں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ایک بڑے دن کا عذاب مجھے بھی آ پکڑے گا۔ یہ مضمون دراصل شرک کے سدِّ باب کے لیے بیان کیا جاتا ہے۔ اِس مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ معبود نہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں۔ لہٰذا مسلمان آپ ﷺ سے بے انتہا محبت کے باوجود آپ ﷺ کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے کا ظلم نہیں کر سکتے۔ اِن آیات میں مزید بیان کیا گیا کہ اگر اللہ اپنے نبی ﷺ کو عذاب دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اِسی طرح اگر اللہ اپنے حبیب ﷺ پر رحمت کی بارش کرنا چاہے تو وہ اِس پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

آیات ۱۹ تا ۲۰

نبی اکرم ﷺ کی صداقت کی گواہی

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اللہ خود اِس بات پر گواہ ہے کہ نبی اکرام ﷺ اُس کے رسولِ برحق ہیں۔ اللہ سے بڑھ کر اور کس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا تاکہ آپ ﷺ اِس کے ذریعہ صرف مکہ والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر اُس شخص کو خبردار کردیں جس تک یہ قرآن پہنچے۔ اُسے بتادیں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور اُس کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں بیان شدت پیشنگوئیوں اور نشانیوں کی روشنی میں آپ ﷺ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے سگے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

آیات ۲۱ تا ۲۴

شرک کرنے والا سب سے بڑا ظالم ہے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یعنی کہے کہ اللہ کے ساتھ کچھ اور ہستیاں بھی شریک ہیں۔ مزید ظلم یہ کہ جب اللہ کی توحید کے بیان پر آیات اُس کے سامنے آئیں تو اُنہیں جھٹلادے۔ جب روزِ قیامت اللہ اِن ظالموں کو جمع کرے گا تو

اُس روز یہ لوگ جھوٹ بول کر صاف اپنے شرک کے جرم سے مُکر جائیں گے لیکن اُس روز اُن کے شریک اُنہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکیں گے۔

آیات ۲۵ تا ۳۱

سردارانِ قریش کا عبرتناک انجام

سردارانِ قریش، عوام پر یہ تاثر دینے کے لیے کہ اُنہیں نبی اکرم ﷺ سے خدا واسطے کا بیر نہیں ہے، آپ ﷺ کی محفل میں آتے اور بظاہر بڑی توجہ سے کلام اللہ سنتے۔ محفل سے باہر جا کر کہتے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ پچھلے لوگوں کی داستانیں ہیں۔ خود بھی حق کو قبول نہ کرتے اور دوسروں کو بھی اِس سے روکتے۔ روزِ قیامت جب یہ جہنم کی آگ کو دیکھیں گے تو فریاد کریں گے کہ اُنہیں دنیا میں ایک بار پھر جا کر اصلاح کا موقع دیا جائے۔ اگر ایسا کر بھی دیا جائے تو یہ دوبارہ حق کے ساتھ دشمنی ہی کا طرزِ عمل اختیار کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل زندگی صرف دنیا ہی کی زندگی ہے۔ البتہ روزِ قیامت جب دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو مان لیں گے کہ دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ تھی اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔ اب اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہمیشہ کے عذاب کا مزا چکھو۔ بلا شبہ وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی کی تیاری کے حوالے سے غفلت کا جرم کیا۔

آیت ۳۲

دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ ہے

اِس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ ہے۔ یہاں عارضی طور پر ہر فرد کو ایک کردار دیا گیا ہے۔ اگر اُس نے یہ کردار اللہ کی ہدایات کے مطابق ادا کیا تو ایوارڈ یعنی اجر کا مستحق ہوگا۔ یہ اجر آخرت میں دیا جائے گا۔ بلاشبہ آخرت کا اجر بہتر بھی ہوگا اور دائمی بھی ہوگا' وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔

آیات ۳۳ تا ۳۶

اللہ فرمائشی معجزہ نہیں دکھائے گا

اِن آیات میں اللہ نے بظاہر سخت الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کردیا کہ آپ ﷺ کی شدید خواہش کے باوجود اللہ مشرکین کی فرمائش کے مطابق معجزہ ظاہر نہیں کرے گا۔ اگر آپ ﷺ سمجھتے ہیں کہ معجزہ دیکھ کر یہ مشرکین ہدایت قبول کرلیں گے آسمان پر چڑھ کر یا زمین میں اتر کر کوئی معجزہ لے آئیں۔ اگر لوگوں کو زبردستی معجزے دکھا دکھا کر ہدایت پر لانا ہوتا تو اللہ ایسا کر چکا ہوتا۔ یہ مشرکین انسانی اعتبار سے مر چکے ہیں صرف حیوانی اعتبار سے زندہ ہیں۔ آپ ﷺ اِن مُردوں کو حق کا پیغام نہیں سنا سکتے۔ اللہ کا یہ جواب سن کر نبی اکرم ﷺ انتہائی دل گرفتہ ہوئے۔ دوسری طرف مشرکین آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے کہ اگر آپ ﷺ سچے نبی ہوتے تو فرمائشی معجزہ دکھا دیتے۔ گویا نبی اکرم ﷺ دوطرفہ اذیت اور دکھ کا سامنا کررہے تھے فِدَاہُ اُمُّھَاتُنَاوَ اٰبَآءُ نَا۔ ایسے میں اللہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ مشرکین آپ ﷺ کے نہیں اللہ کے کلام کے دشمن ہیں۔ اگر آپ ﷺ آج اُنہیں یہ کلام سنانا چھوڑ دیں تو وہ آپ کو پھر ماضی کی طرح الصادق اور الامین کہنا شروع کردیں گے۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کو اذیتیں دی گئیں لیکن اُنہوں نے صبر کیا اور بالا آخر اللہ کی مدد اُن کے شامل حال ہوئی۔

آیات ۳۷ تا ۳۹

قدرت کے معجزات چہار طرف موجود ہیں

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین معجزہ طلب کررہے ہیں۔ وہ غور کریں تو اُن کے چہار طرف اللہ کے معجزات موجود ہیں۔ انسانوں کے علاوہ دیگر مخلوقات کا باہمی نظم بھی ایک معجزہ سے کم نہیں۔ جانور، پرندے، حشرات الارض ایک ساتھ رہتے، ایک نظم کے تحت کام کرتے اور مشکلات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ اب جو معنوی اعتبار سے اندھے ہو چکے ہیں وہ قدرت کی ان نشانیوں سے کہاں اللہ کی معرفت حاصل کرسکتے ہیں؟

آیات ۴۰ تا ۴۱

مشکل میں صرف اللہ ہی کو پکارا جاتا ہے

اِن آیات میں اللہ نے مشرکین کو یاد دلایا کہ جب تم پر کوئی بڑی آفت آتی ہے تو تم صرف اللہ ہی کو پکارتے ہو۔تم جانتے ہو کہ اِس مشکل میں تمہارے معبودانِ باطل تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اللہ ہی ہے جو تمہیں تمام مشکلات سے نکالتا ہے۔

آیات ۴۲ تا ۴۵

اللہ آفات جھنجھوڑنے کے لیے بھیجتا ہے

اِن آیات میں اللہ کی یہ سنت بیان کی گئی کہ جب بھی اللہ نے کسی نبیؑ کو بھیجا تو ساتھ ہی اُس نبیؑ کی قوم پر کچھ آفات نازل کیں تا کہ اُن کے دل نرم ہوں اور وہ نبیؑ کی دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسی آفت اللہ کی نعمت ہے جو انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے۔ البتہ بدقسمتی سے اکثر و بیشتر قومیں آفات کے باوجود اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوئیں۔ نہ اُن پر رقت طاری ہوئی اور نہ اُنہوں نے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ انجامِ کار کے طور پر اللہ نے اُنہیں برے عذاب سے دوچار کیا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے زمین کو اِن ظالموں کی گندگی سے پاک کر دیا۔

آیات ۴۶ تا ۴۹

مشرکین کے لیے جھنجھوڑنے کا اسلوب

اِن آیات میں مشرکین سے جھنجھوڑنے کے انداز میں پوچھا گیا کہ اگر اللہ تمہاری سماعت و بصارت چھین لے تو کوئی ہے اللہ کے سوا جو یہ نعمتیں تمہیں دوبارہ عطا کر سکے۔ اگر اللہ کا عذاب آئے تو بتاؤ وہ ظلم وستم کرنے والوں کو ہلاک کرے گا یا مظلومین کو۔ اللہ نے رسولوں کو رحمت بنا کر بھیجا تا کہ وہ نوعِ انسانی کو نیک اعمال پر بشارت دیں اور برے اعمال کے حوالے سے انجامِ بد سے خبردار کر دیں۔ اب جو خوش نصیب رسولوں کی باتوں پر ایمان لا کر اپنی اصلاح

کرے گا ہمیشہ ہمیشہ کے امن وسکون سے ہمکنار ہوگا۔ اور جس نے رسولوں کی دعوت جھٹلا دی وہ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے دائمی عذاب کا شکار ہوگا۔

آیت ۵۰

نبی اکرم ﷺ کا اعترافِ عاجزی و بے بسی

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اُن کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اعتراف کیجیے۔ فرمائیے کہ تم مجھ سے معجزہ کیوں مانگتے ہو حالاں کہ نہ میرے اختیار میں اللہ کی قدرت کے خزانے ہیں، نہ میں غیب کے حقائق جانتا ہوں اور نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میرا دعویٰ فقط یہ ہے میں اللہ کا رسول ہوں اور اُس کی طرف سے آنے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ میں وحی کی بنیاد پر حقائق دیکھ رہا ہوں جبکہ تم جان بوجھ کر حق کے حوالے سے اندھے بنے ہوئے ہو۔ بتاؤ کیا دیکھنے والا اور حق سے نظریں چرانے والا برابر ہو سکتے ہیں؟

آیت ۵۱

قرآن سے ہدایت کس کو ملے گی؟

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ آپ ﷺ ایسے ہی لوگوں کو قرآن کے ذریعہ خبردار کر سکتے ہیں جن کو یقین ہو کہ مرنے کے بعد وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے۔ وہاں پر اُن کا نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ ہی سفارش کرنے والا۔ ایسا یقین رکھنے والے لوگ ہی قرآن سے ہدایت حاصل کریں گے اور پھر اُن ہی کے سیرت و کردار کی اصلاح ہوگی۔

آیت ۵۲ تا ۵۵

فقراء کی عزت افزائی کا حکم

سردارانِ قریش اپنی دولت و سیادت کی بنیاد پر مکہ کے فقراء، غرباء اور غلاموں کو حقارت سے دیکھتے تھے اور اُن کے ساتھ کسی محفل میں بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔ معجزہ کی طلبی کے علاوہ

سردارانِ قریش کا دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ ایمان لانے والے فقراء اور غرباء سے کنارہ کشی کرلیں۔ اُنہیں یہ حیرت تھی کہ اگر ایمان واقعی ایک نعمت ہے تو یہ فقراء وغرباء کو کیوں مل گئی؟ جواب دیا گیا کہ اللہ اپنی نعمتیں شکر گزاروں کو ہی دیتا ہے۔ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ ہرگز ایمان لانے والوں کو اپنی قربت سے محروم نہ کریں۔ جب وہ آئیں تو اُن کی عزت افزائی کریں اور اُنہیں اللہ کی رحمت و بخشش کی نوید سنائیں۔

آیات ۵۶ تا ۵۸

مشرکین کی طرف سے سمجھوتے کی پیشکش

مشرکینِ مکہ کا تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ اُن کے ساتھ ایک سمجھوتا (**deal**) کرلیں۔ اِس سمجھوتے کے تحت وہ ایک معین عرصہ تک مشرکین کے بتوں کی پوجا کریں۔ پھر مشرکین بھی اتنے عرصہ تک صرف معبودِ واحد یعنی اللہ کی عبادت کریں گے۔ اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ مشرکین کی اِس پیشکش کو سختی سے رد کردیں اور صاف صاف کہہ دیں کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا:

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکت میانہ ء حق و باطل نہ کر قبول

اب مشرکین کا چوتھا مطالبہ تھا کہ ہم پر عذاب لے آئیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ نبی ﷺ کے اختیار میں ہوتا تو معاملہ بہت پہلے ہی چکا دیا جاتا۔

آیت ۵۹

اللہ کے علم کی وسعت کا بیان

یہ آیت اللہ کی صفتِ علم کی بیکراں وسعتوں کے بیان پر مشتمل ہے۔ اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ کل غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ وہ جانتا ہے ہر اُس شے کو جو زمین میں ہے اور ہر اُس شے کو جو سمندروں میں ہے۔ زمین پر موجود کسی درخت کا پتہ نہیں جھڑتا مگر اللہ اُسے جانتا ہے۔

کوئی بیج زمین کی تاریکی میں نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی خشک یا تر شے ہوتی ہے مگر سب کا علم اللہ کے پاس محفوظ ہے۔

آیت ٦٠

وفات کا اطلاق نیند پر بھی ہوتا ہے

اِس آیت میں لفظِ وفات کا اطلاق انسان کی نیند پر کیا گیا ہے۔ قادیانی سورہ آلِ عمران کی آیت ۵۵ کے حوالے سے اِس لفظ کو صرف موت کے لیے مخصوص کر کے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرتے ہیں اور اُن کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔ اِس لفظ کے اصل معنی ہیں لے لینا۔ نیند میں اللہ انسان کا شعور لیتا ہے، موت کے وقت روح اور جان، جبکہ عیسیٰؑ کو تو اللہ نے جسم، جان اور روح سمیت لے لیا۔ اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہر انسان دن میں کیا کر رہا ہے۔ پھر رات کو وہ اُس کا شعور لے کر اُسے سلا دیتا ہے۔ صبح پھر بیدار کرتا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کے شب و روز مکمل کرے۔ روزِ قیامت اللہ اُسے بتا دے گا کہ اُس نے یہ شب و روز کس حال میں بسر کیے۔

آیات ٦١ تا ٦٤

انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے

اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ نے انسان کی حفاظت کے لیے فرشتے مامور فرما رکھے ہیں۔ اللہ ہی انسان پر موت طاری فرماتا ہے اور موت کے بعد اُس کا حساب بھی اللہ ہی نے لینا ہے۔ دنیا میں ہر دکھ اور کرب سے انسان کو اللہ ہی بچاتا ہے۔ اِس کے باوجود لوگ اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک کر دیتے ہیں۔

آیات ٦٥ تا ٦٧

اللہ کے عذاب کی تین صورتیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا ہے کہ نافرمانوں پر اللہ کے عذاب کی تین صورتیں واقع ہوسکتی

ہیں۔ پہلی یہ کہ اللہ آسمان سے کوئی آفت نازل فرمادے۔ دوسری یہ کے زمین سے اللہ کا عذاب ظاہر ہوجائے۔ تیسری یہ کہ اللہ باہم گروہوں میں تقسیم کردے اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی قوت کا مزا چکھادے۔ مشرکینِ مکہ کو خبردار کیا گیا کہ تم تک ہماری دعوت پہنچانے کا حق نبی اکرم ﷺ نے ادا کردیا ہے۔ تم نے اِس دعوتِ حق کو جھٹلا دیا ہے لہٰذا اب عذاب کی کسی ایک صورت کے لیے تیار ہوجاؤ۔

آیات ۶۸ تا ۶۹

غیرتِ ایمانی کا تقاضا

اِن آیات میں اللہ نے ہدایت دی کہ اگر کسی محفل میں اللہ کے احکامات کا مذاق اڑایا جارہا ہو تو غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ اِس محفل کا بائیکاٹ کردیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو جراءت نہ ہو کہ وہ تمہارے سامنے شریعت کا مذاق اڑا سکے :

تیرے عشق کی کرامت یہ نہیں تو کیا ہے
میرے پاس سے نہ گزرا کبھی بے ادب زمانہ

البتہ تنہائی میں مذاق اڑانے والوں کو سمجھایا جائے تاکہ شاید وہ اپنی روش سے باز آجائیں۔

آیت ۷۰

دین کو کھیل تماشا بنانے والوں کا انجام

اِس آیت میں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ مشرکینِ مکہ نماز کے دوران سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے تھے، جیسے ہمارے یہاں بزرگانِ دین کے مزارات پر ڈھول بجائے جاتے ہیں اور دھمال ڈالے جاتے ہیں۔ قوالی اور نعت پڑھنے کے لیے بھی آلاتِ موسیقی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اِس آیت میں وعید سنائی گئی ہے کہ روزِ قیامت ایسے لوگوں کا کوئی حمایتی یا سفارشی نہ ہوگا اور نہ ہی اُن سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ جہنم میں کھولتا ہوا مشروب اُن کا مقدر ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ آمین

آیات ۷۱ تا ۷۳

جماعتی زندگی کی برکت

اِن آیات میں ایک بار پھر قریش کی سمجھوتے کی اُس پیشکش کو رد کیا گیا ہے جس کے تحت وہ مطالبہ کر رہے تھے کہ اللہ کے رسول اور مسلمان کچھ عرصہ کے لیے اُن کے ایسے معبودوں کی پوجا کریں جو نہ نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کا۔ شرک کرنے والا تو اُس شخص کی مانند ہے جسے شیاطین نے کسی جنگل میں بھٹکا دیا ہو۔ البتہ اُس شخص کی خوش قسمتی ہے کہ اُس کے ایسے ساتھی ہیں جو اُسے گمراہی سے نکال کر سیدھی راہ پر آنے کے لیے پکار رہے ہیں۔ اللہ ہمیں بھی ایسے ساتھیوں کی رفاقت عطا فرمائے۔ جماعتی زندگی کی برکت یہ ہے کہ انسان اگر بھٹکتا ہے تو اُس کی اصلاح کرنے والے موجود ہوتے ہیں۔ سمجھوتے کی پیشکش کرنے والوں کو کورا جواب دیا گیا کہ ہم صرف اُس اللہ کا حکم مانیں گے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صرف اُسی کی عبادت کریں گے۔ اُسی نے آسمان و زمین بنائے ہیں، وہی دونوں جہانوں کا مالک اور ہر ظاہر و پوشیدہ بات کا جاننے والا ہے۔

آیات ۷۴ تا ۷۹

حضرت ابراہیمؑ کا مشرکین پر اتمامِ حُجت

اِن آیات میں وہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ نے ستارہ پرستوں، چاند پرستوں اور سورج پرستوں پر حجت تمام کی۔ ابتدا میں حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ میرا رب ستارہ ہے۔ جب ستارہ ڈوب گیا تو کہا کہ خود ڈوب جانے والا مجھے کیسے زوال سے بچا سکتا ہے۔ پھر اعلان کیا کہ چاند میرا رب ہے۔ جب چاند بھی ڈوب گیا تو فرمایا کہ اگر میرے اصل رب نے مجھے ہدایت نہ دی تو میں تو گمراہ ہو کر اُن کو رب مانتا رہوں گا جو خود زوال سے دوچار ہوتے ہیں۔ آخر میں فرمایا کہ سورج میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا اور

روشن ہے۔ جب سورج بھی غروب ہو گیا تو پکار اٹھے :

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ

''بے شک میں نے تو اپنا رخ کر لیا ہے بالکل یکسو ہو کر اُس ہستی کی طرف جو تمام آسمانوں اور زمین کی بنانے والی ہے اور میں اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرنے والا نہیں ہوں''۔

آیات ۸۰ تا ۸۲

جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا

حضرت ابراہیمؑ کو اُن کی قوم کے لوگوں نے ڈرایا کہ تم نے ہمارے معبودوں کا انکار کیا ہے لہٰذا تم پر اب کوئی آفت آئے گی۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ نہ جانے کس کس سے ڈرتا ہے؟

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بلاشبہ وہ انسان زیادہ امن و سکون میں ہے جس کا یہ یقین ہو کہ اُس کا کل نفع و نقصان صرف اور صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

آیت ۸۳

کیا حضرت ابراہیمؑ نے بھی کچھ وقت کے لیے شرک کیا؟

حضرت ابراہیمؑ نے کچھ وقت کے لیے ستارے، چاند یا سورج کو رب ماننے کا اعلان کیا۔ کیا اُن پر بھی کچھ وقت حالتِ شرک میں گزرا؟ ہرگز نہیں! یہ آیت اِس کی نفی کر رہی ہے۔ اللہ نے اِس آیت میں واضح فرما دیا کہ یہ ایک دلیل تھی جو ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو اُن کی قوم پر اتمامِ حجت کے لیے دی تھی۔ نبی پیدائشی طور پر موحّد ہوتا ہے اور ظہورِ نبوت سے پہلے بھی وہ کبھی شرک یا کسی حرام کام کا ارتکاب نہیں کرتا۔

آیات ۸۴ تا ۸۷

انبیاءکرامؑ کے پیارے ناموں کا خوبصورت گلدستہ

اِن آیات میں اللہ نے سترہ (۱۷) انبیاءکرامؑ کا ذکر فرمایا۔ اِن انبیاء میں حضرت نوحؑ، حضرت اسحاق، حضرت یعقوبؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت ذکریاؑ، حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت یسعؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت لوطؑ شامل ہیں۔ اِن تمام انبیاء کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ وہ اللہ کے چُنے ہوئے بندے تھے اور سیدھی راہ پر چلنے والے تھے۔

آیت ۸۸

شرک تمام نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ بالفرض اگر مذکورہ بالا انبیاء بھی شرک کرتے تو اُن کی تمام نیکیاں برباد ہو جاتیں۔ اللہ ہم سب کو شرک کے جرم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۸۹

اہلِ یثرب کے لیے بشارت

اِس آیت میں خوشخبری دی گئی کہ اگر مکہ والوں نے قرآنِ کریم کی ناقدری کی ہے تو اب اللہ ایک اور قوم کے بارے میں طے کر چکا ہے وہ اِس عظیم نعمت کی ناقدری نہیں کرے گی۔ بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ یہ سعادت اہلِ یثرب کو حاصل ہوئی۔

آیت ۹۰

تمام انبیاء راہِ حق پر تھے

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ مذکورہ بالا تمام انبیاء راہِ حق پر تھے اور اب آپ ﷺ بھی اِسی راہ کی پیروی کریں۔ مکہ والوں سے کہہ دیں کہ میں تم سے دینِ حق کی تبلیغ کے حوالے سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ قرآنِ حکیم نہیں ہے مگر تمام جہان والوں کے لیے نصیحت۔

آیات ۹۱ تا ۹۲

یہود کا ایک اور جھوٹ

سورہء آلِ عمران میں یہود کے دو جھوٹ بیان ہو چکے ہیں۔ اُن کا یہ کہنا تھا کہ غیر یہودیوں کے ساتھ ظلم کرنے پر اللہ ہم سے باز پرس نہیں کرے گا۔ اِسی طرح اُنہوں نے کہا کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ اُسی نبی کی بات مانیں جس کی قربانی کو آسمانی آگ آ کر جلا دے۔ اِس آیت میں اُن کے تیسرے جھوٹ کا ذکر ہے۔ یہود نے کہ کہ اللہ نے آج تک کوئی کتاب نازل نہیں کی۔ اللہ نے پوچھا کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جو حضرت موسیٰؑ لائے تھے؟ تم نے اُس کے بعض حصوں کو چھپا دیا اور بعض کو ظاہر کرتے ہو۔ اللہ ہی نے وہ کتاب نازل کی تھی اور اب یہ قرآن بھی نازل کیا ہے جو بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اِس کتاب کے ذریعہ نہ صرف مکہ والوں بلکہ اطراف کے لوگوں کو بھی خبردار کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ آخرت کے حساب کتاب پر یقین رکھتے ہیں وہ اِس کتاب پر ایمان لا رہے ہیں اور نماز قائم کر کے اپنے ایمان کا عملی ثبوت دے رہے ہیں۔

آیت ۹۳

جھوٹوں پر موت کی سختی

اِس آیت میں اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والوں کو موت کے وقت ذلت آمیز عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ اُن کی جان نکالتے ہوئے فرشتے اُنہیں ڈانٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے حوالے کر و اپنی جانیں۔ آج تمہیں تمہارے جھوٹ اور تکبر کی وجہ سے رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔

آیت ۹۴

روزِ قیامت تمام انسانوں کا دوسرا اجتماع ہوگا

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ تمام انسانوں سے فرمائے گا کہ آج تم ہمارے پاس اِسی طرح جمع ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا۔ یہ اشارہ ہے اِس بات کی طرف کہ اللہ نے پہلے تمام انسانوں کی ارواح کو بنایا۔ اُنہیں جمع فرمایا اور اُن سے دریافت کیا اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ کیا

میں تم سب کا رب نہیں ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا 'بَلٰی' کیوں نہیں یعنی آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اِس آیت میں مزید آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت شرک کرنے والوں کو بتا دیا جائے گا کہ آج تمہارا کوئی خودساختہ معبود تمہاری سفارش کرنے کے لیے موجود نہیں ہے۔

آیات ۹۵ تا ۹۹

اللہ کی نعمتوں کا بیان

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی حسبِ ذیل نعمتوں کا بیان آیا ہے :

☆ اللہ ہی ہے جو گٹھلی اور بیج کو پھاڑ کر اُس سے پودا برآمد کرتا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جو مُردہ کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو موت دیتا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جو رات کی تاریکی کا پردہ پھاڑ کر صبح کا مبارک منظر ظاہر کرتا ہے۔
☆ اللہ ہی نے رات کو انسانوں کے سکون کے لیے بنایا۔
☆ اللہ ہی نے سورج اور چاند کو دنوں، مہینوں اور سالوں کے حساب کے لیے بنایا۔
☆ اللہ ہی نے ستاروں کو بحری و بری سفر کے دوران سمتوں کے تعین کے لیے پیدا کیا۔
☆ اللہ ہی نے تمام انسانوں کو ایک جان سے پیدا کیا اور ہر اک کے لیے ایک عارضی اور ایک مستقل ٹھکانے کا تعین کیا۔
☆ اللہ ہی نے آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے۔
☆ اللہ ہی بارش کے ذریعہ اناج پیدا کرتا ہے جس کے دانے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔
☆ اللہ ہی وہ کھجوریں پیدا کرتا ہے جن کے گچھے لٹک رہے ہوتے ہیں۔
☆ اللہ ہی انگور، زیتون اور انار کے باغات پیدا فرماتا ہے۔
☆ اللہ ہی ایسے پھل پیدا فرماتا ہے جو ملتے جلتے ہیں اور ایسے پھل بھی جو مختلف ہیں۔

آیات ۱۰۰ تا ۱۰۵

توحید کا بیان اور شرک کی نفی

اِن آیات میں مشرکین کو ملامت کی گئی کہ مذکورہ بالا نعمتیں صرف اللہ نے عطا کی ہیں لیکن

مشرکین جنات کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ مشرکین نے اللہ کی طرف بیٹے اور بیٹیاں منسوب کر دیں حالانکہ اللہ کی کوئی بیوی ہی نہیں تو اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ سب کا خالق ہے۔ باپ اپنی اولاد کا خالق نہیں ہوتا۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور صرف اُسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ ہر مخلوق پر نگران ہے۔ وہ نگاہوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن نگاہیں اُس کو نہیں پا سکتیں۔ اللہ نے حق کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ اب انسانوں کو اختیار ہے چاہے تو حق سے نظریں چرا لیں اور یا حق کی روشنی میں کائنات کے اصل حقائق کو دیکھ لیں۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸

اہم ہدایات

اِن آیات میں حسب ذیل ہدایات دی گئیں :

i- پیروی کرتے رہو اُس کلام کی جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

ii- مشرکین کو زیادہ اہمیت نہ دو۔ داعی کا کام اُن تک پیغامِ توحید پہنچانا ہے اُن سے منوانا نہیں۔

iii- معبودانِ باطل کی توہین نہ کرو ورنہ مشرکین ضد میں معبودِ حقیقی اللہ کی توہین کریں گے۔

iv- آخرت کا انتظار کرو۔ اصل فیصلے آخرت میں ہوں گے۔ وہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

آیت ۱۰۹

اہلِ ایمان کے لیے تسلی

اِس آیت میں اللہ نے اہلِ ایمان کی دلجوئی کا سامان کیا ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ فرمائشی معجزہ دکھا دیں تو وہ ایمان لے آئیں گے۔ اللہ نے اہلِ ایمان کو آگاہ کیا کہ یہ محض اُن کا بہانہ ہے۔ معجزہ دکھا دیا جائے تب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

آیت ۱۱۰

حق قبول کرنے کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے

اِس آیت میں ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے جن کے سامنے حق آئے اور وہ اُسے قبول نہ کریں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم اُن کے دلوں اور نگاہوں کو الٹ دیتے ہیں اِس جرم کی وجہ سے کہ جب پہلی بار اُن کے سامنے حق آیا تو اُنہوں نے قبول نہیں کیا۔ اب ہم اُنہیں ڈھیل دیتے ہیں اور وہ اپنی سرکشی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

اے اللہ! ہمیں حق کو حق ہی دکھا اور اُس کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل ہی دکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

قرآن میڈیا پلیئر

مدرّسین اور شائقینِ علومِ قرآنی کے لیے خوشخبری

☆ چار مدرسین کے صوتی تراجم :
- ڈاکٹر اسرار احمد - حافظ عاکف سعید - انجینئر نوید احمد - شجاع الدین شیخ

☆ خوبصورت قرآنی متن - انڈو پاک طرزِ کتابت ☆ دو حسین قراءت

☆ سرچ آپشنز کے ساتھ اردو، انگریزی ترجمے اور مکمل تفسیر عثمانی

☆ متن قرآنِ حکیم میں تلاش کرنے کے لیے مختلف آپشنز کی سہولت (مادّہ، لفظ اور موضوع)

ایک DVD پر دستیاب یہ سافٹ ویئر دورۂ ترجمہ قرآن کی نشستوں میں بیان کیے گئے ترجمۂ قرآن اور مختصر تشریح کی آڈیو ریکارڈنگ پر مشتمل ہے جس میں بنیادی طور پر قرآنی آیت کے ساتھ صوتی ترجمہ اور تشریح کو منسلک کیا گیا ہے۔ یعنی اسکرین پر نظر آنے والی کسی بھی آیت پر ڈبل کلک کرنے سے آپ اس آیت کا ترجمہ اور تشریح مختلف مدرّسین کی زبانی سن سکیں گے۔

تیار کردہ: شعبہ آئی ٹی، قرآن اکیڈمی، کراچی support@quranmediaplayer.com

www.quranmediaplayer.com